مکروہ وقت میں قضا نماز پڑھنے کا حکم؟

ریفرنس نمبر:Nor 9421

تاریخ:22-09-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ تین مکروہ اوقات میں سے کسی وقت میں قضا نماز پڑھ لی، تو وہ نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ اگر نماز ہو جائے گی تو واجب الاعادہ ہو گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قضا نماز کامل یعنی تین مکروہ اوقات کے علاوہ کسی وقت میں ادا کرنا لازم ہے، اگر کسی نے مکروہ وقت میں قضا نماز ادا کی، تو اس کی نماز ادا ہی نہیں ہو گی، البتہ اس دن کی نمازِ عصر ادا نہ کی ہو، تو غروب سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے۔ نیز عصر کی نماز میں بلا اجازتِ شرعی اتنی تاخیر کرنا بھی ناجائز ہے۔ تین مکروہ اوقات یہ ہیں: (1) سورج طلوع ہونے سے لے کر تقریباً 20 منٹ بعد تک۔ (2) سورج غروب ہونے کے وقت سے تقریباً 20 منٹ پہلے۔ (3) اور ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی سے لے کر سورج ڈھلنے تک۔

تین مکروہ اوقات میں قضا نماز نہ ہونے کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے: "اما شرائط جواز القضاء فجمیع ما ذکرنا انه شرط جواز الاداء فهو شرط جواز القضاء الا الوقت فانه ليس للقضاء وقت معين بل جميع الاوقات وقت له الا ثلاثة، **وقت طلوع الشمس ووقت الزوال و وقت الغروب فانه لا يجوز القضاء فی هذه الاوقات لما مر ان من شان القضاء ان يكون مثل الفائت والصلاة فی هذه الاوقات تقع ناقصة والواجب فی ذمته كامل فلا ينوب الناقص عنه** وهذا عندنا" ترجمہ: قضا نماز کو ادا کرنے کی تمام شرائط وہی ہیں جو ادا کی شرائط ہیں سوائے وقت کے، کہ قضا

کے لیے کوئی وقت معین نہیں، بلکہ تمام اوقات میں قضا نماز جائز ہے، سوائے تین اوقات یعنی سورج طلوع، غروب ہونے اور وقتِ زوال کے، کہ ان اوقات میں قضا نماز پڑھنا جائز نہیں، جس کی وجہ گزر چکی کہ قضا نماز، فوت شدہ نماز کی مثل ہونی چاہیے اور ان اوقات میں نماز ناقص واقع ہو گی حالانکہ اس کے ذمے کامل نماز واجب ہے، لہذا ہمارے نزدیک ناقص نماز، کامل کے قائم مقام نہیں ہو گی۔

(بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، فصل فی صلاۃ الخوف، ج2، ص159، دار الحدیث، قاھرہ)

مکروہ اوقات میں فرض نماز شروع ہی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے: "**لا ینعقد الفرض** وما ھو ملحق به کواجب لعینه کوتر وسجدة تلاوة وصلاة جنازة ، تلیت الآیة فی کامل وحضرت الجنازة قبل **لوجوبه کاملا فلا یتادی ناقصا**" ترجمہ: فرض اور جو فرض سے ملحق ہوں، جیسے واجب لعینہ مثلاً وتر اور وہ سجدہ تلاوت جس کی آیت کامل وقت میں تلاوت کی گئی ہو، نماز جنازہ جبکہ پہلے سے لایا جا چکا ہو، ان اوقات میں منعقد ہی نہیں ہوتے، کیونکہ یہ کامل واجب ہونے کی وجہ سے ناقص طریقے پر ادا نہیں ہو سکتے۔

مکروہ اوقات میں فرض منعقد نہ ہونے کی تائید کرتے ہوئے علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "لا ینعقد الفرض ، اشار الی ما فی الخانیة من نواقض الوضوء حیث قال **لو شرع فی فریضة عند الطلوع او الغروب سوی عصر یومه ، لم یکن داخلا فی الصلاة فلا تنتقض طهارته بالقهقهة**" ترجمہ: فرض منعقد نہیں ہوں گے، اس سے خانیہ کے نواقض وضو میں موجود مسئلے کی طرف اشارہ کیا کہ سورج طلوع یا غروب ہونے کے وقت اس دن کی عصر کے علاوہ کوئی فرض نماز شروع کی تو نماز میں داخل ہی نہیں ہو گا، لہذا نماز میں قہقہہ لگانے کی وجہ سے اس کا وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج2، ص42، مطبوعہ کوئٹہ)

تین مکروہ اوقات میں قضا نماز ادا کی تو بریٔ الذمہ نہ ہونے کے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”قضا نماز کے لیے کوئی وقت معین نہیں، **عمر میں جب پڑھے بریٔ الذمہ ہو جائے گا، مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت، کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔**“ (بہار شریعت، ج1، ص702، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تین مکروہ اوقات کی وضاحت کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”طلوع و غروب و نصف النہار، ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں، نہ فرض نہ واجب نہ نفل، نہ ادا نہ قضا، یوہیں سجدہ تلاوت و سجدہ سہو بھی ناجائز ہے، البتہ اس روز کی عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی، تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو، پڑھ لے مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے، حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار 20 منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے، ڈوبنے تک، غروب ہے یہ وقت بھی 20 منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا و ممانعت ہر نماز ہے۔“ (بہار شریعت، ج1، ص454، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

11 محرم الحرام 1439ھ/22 ستمبر 2018ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے